

اللہ کے باغی

آپ پھلٹ کا جواب

عبداللہ معاویہ



ان موضوعات پر کچھ لکھتے ہوئے دل میں ایک شعر سی
 پیدا ہوئی ہے کہ ایک اسلامی معاشرے میں رہنے کے باوجود ان
 موضوعات پر قلم اٹھانے کی نوبت آپری ہے مگر کیا لیا جائے ان اللہ
 کے باغیوں کا کہ جو نام تو اسلام کا لیتے ہیں مگر اسلامی اقدار کی
 اس طرح سے دھجیاں اڑاتے ہیں کہ خود ان کے دائرہ اسلام میں رہنے کی
 ذرا بھی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ ان لوگوں میں بڑی تعداد ان سیاسی
 جماعتوں کی ہے جو عوام سے داد وصول کرنے لگے اور اپنی سیاست کے لئے
 اپنے ایمان کو بشمول عوام کے ایمان کو داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ ایسے
 لوگوں کیلئے اللہ کے پاس تو دردناک عذاب ہے مگر دنیا میں بھی انہیں
 رسوائی اور دلت کے سوا کچھ دستیاب نہیں۔

زیر نظر رسالہ ان تمام مؤمنین کے دل کی آواز ہے جو کہ اس
 وقت نفی کہ جب ایک پمفلٹ بنام "کیا آپ تیار ہیں؟" ان کی
 نظر سے گزرا۔ یہ پمفلٹ ۱۳ اپریل ۲۰۰۷ء کو روزنامہ "جنگ" میں چھپا
 تھا۔ پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ کہ ایک اسلامی ملک میں اس طرح
 کے اشتہاد کھینچنا عام چھاپے جا رہے ہیں اور ایک قابل اعتماد اخبار ایسی
 خبروں کو چھاپ رہا ہے۔ آخر یہ اس سے کیا تاثر دینا چاہتے ہیں؟ آخر
 یہ اخبار بھی جہاد کی خبریں کیوں نہیں چھاپتے؟ اس وقت کیوں ان
 کی ہوا خشک ہوئی ہے؟ مگر یہ بے حیائی اور بے غیرتی کو فروغ دینے والے
 پمفلٹ ان کے اخبار کی "ذیت" قرار بن جاتے ہیں۔

خیالی روشنی روشن خیالی آج کی ہے
 دلوں سے سلب کر لیا ہے اس نے نور ایمانی

اس پمفلٹ کا طرز یہ ہے کہ اس میں پہلے کچھ بے غرضی کے سوالات
پوچھے گئے ہیں پھر لوگوں سے اپیل کی گئی ہے کہ اگر وہ ان بے غرضیوں کے حق میں
ہیں تو ان کے ساتھ ۱۵ اپریل ۲۰۰۱ کو نکلنے والی ریل میں شامل ہو جائیں (اور
چیم ٹاکٹ حاصل کریں۔ معاویہ)۔ اس رسالے میں مختصر آ ان سوالات پر روشنی
دہی گئی ہے اور ان کے جواب و فریب کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ اللہ اسے اپنی بارگاہ
رحمت میں قبول فرمائے۔ آمین

عبداللہ معاویہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پمفلٹ میں پوچھے گئے کل گیارہ (۱۱) سوالات کا ہم ایک ایک کر کے قرآن
احادیث، فقہ، اعمال، صحابہ و فرقوں اور ان کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں۔
انشاء اللہ۔

سوال ۱: کیا خواتین اپنے گھروں میں بنزدیک بیٹھے تیار ہیں؟

جواب: خود سوال سے ہی سوالی کی حماقت ظاہر ہو رہی ہے۔ یہ سوال ایک
مسلم معاشرے کی خواتین سے کیا جا رہا ہے کہ آیا وہ گھر میں بنزدیک بیٹھے تیار ہیں
یا نہیں؟ ان کا مقصد تو یہ ہے کہ خواتین کو گھروں سے نکال کر بیٹھ کر پڑاؤں
میں، بازاروں میں، میزادوں پر، اودان کی خواتین کے مطابق فحاشی کے
ادوں پر لے آیا جائے، نہ گھر میں بیٹھا کے عزت دی جائے۔ اے بے غرضیت مرد!
تیری مردانگی اور غیرت نے یہ سوال لکھنے کی جرأت کیسے کی؟ اور کیا قرب
بے غرضی ان کی جہان کو چھاپتے اور اس کی تشہیر کرتے ہیں۔ یہ سوال پوچھنے
پر پہلے غیر ادماغ کیوں نہیں چھٹ پڑا؟ یہ سوال لکھنے سے قبل قیر کے ہاتھ کیوں
نہیں کھانچے؟ یہ سوال پوچھنے سے پہلے قیری زبان نے تیرا جھوٹا کیوں نہ چوڑا؟
مصرف اس لئے کیونکہ قیری غیرت مردہ ہو چکی ہے۔ تو قرآن نے ہم پر کتنی احکامات
کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ہو چکا ہے۔ رب کریم تو قرآن میں تمام ماذن
یعنی اور جب خواتین نے یہ حکم صادر کرتا ہے کہ

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ..... (الاحزاب: ۳۳)

”اور تم اپنے گھروں میں قرار رہو اور قدیم زمانہ جاہلیت

کے دستور کے موافق مت چھو“
قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جاہلیہ معاقلہ تہذیب کے اس پر جوشہ کے
لئے مہر شیت کر دی ہے کہ یہ عمل تو قدیم زمانہ کی جاہل عورتوں کا ہے کہ ایسے گھروں
میں (بظاہر) ہمارے نکلنا۔ کہ ہے ان روشن خیال ”لوگوں کی سوچ پر کہ نام تو
روشن خیالی کا ہے مگر محال جاہلیت کے دور کے ایسے فحاشی۔ کیا یہی
روشن خیالی ہے؟ اگر یہی روشن خیالی ہے تو لعنت ہے ایسی روشن خیالی پر کہ
جس پر عمل کر کے انسان اللہ کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے۔

کیا انہی مرتب اور واضح آیت ہونے کے باوجود بھی ان لوگوں کی آنکھوں سے گھری
کئی پٹکی نہیں اٹھاتی؟ ان کے دلوں کو کیا ہو گیا ہے؟ یہ کیوں انہیں سیاہ ہو گئے ہیں؟
آخر کیوں؟؟؟

آخر کب تک یہ خواہ غفلت
تاجندہ دہوئے صفت و سرشار
الٹو تو خزانہ غفلت
اٹھو گے ہو گئی سحر خوار

کاش! اگر آزادی و نسوان کے حامی یہ لوگ سمجھ سکتے کہ ہماری مائیں،
امیات المؤمنین، کتنی آزاد تھیں۔ قرمذی میں حضرت ام سلمہؓ سے مروی ایک
حدیث ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ آپؐ اور حضرت میمونہؓ آپؐ ﷺ علیہ وسلم کے
پس تھیں کہ اجاک حضرت عبداللہ ابن مقومؓ کو جو کہ نابینا صحابی کے آگے۔ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں خواتین کو اندر جانے کا اشارہ فرمایا۔ آپؐ نے کہا کہ
عبداللہ ابن مقوم تو نابینا ہیں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ وہ نابینا
ہیں تم تو نہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو خواتین کو چھڑے اندر ہی پردہ دے
رہے ہیں۔ نابینا مردوں سے بھی پردہ کر رہے ہیں اور یہ خواتین تو گھروں سے باہر
نکال کر ادا رکھی جیلانے پر تھیں۔ کاش! کہ یہ بھی اسے سمجھ سکتے مگر کیا ہو
اس شیطانی پیشی کا جو ان کے آقاؐ کے ساتھ سمندر پیادہ کی طرح گراچی کے
نوجوانوں پر ڈالی گئے۔

سوال:- کیا خواتین غیر اسلامی شٹل کاک برقعہ، حنفی پر تیار ہیں؟

جواب:- شٹل کاک کو غیر اسلامی کہنے والوں کی منطق سمجھ نہیں آتی کہ آخر وہ اسے
کس بنیاد پر غیر اسلامی کہتے ہیں؟ ان ہرے، لالہ اللہ سعید رنگ کا جھنڈا
لہرانے والوں کا، شٹل کاک کو غیر اسلامی کہنا شاید اس وجہ سے ہے کہ اس
میں خواتین کی ہر طرح دنیا کی نظروں سے چھپ جاتی ہیں حتیٰ کہ ان کی آنکھیں
بھی پردے میں لگی جاتی ہیں سبب نظر نہیں آتیں۔ ظاہر ہے! ایسا برقع تو
"غیر اسلامی" ہی ہو گا کیونکہ انکا "اسلام" جو ان کے آقاؐ کی طرف سے، سات
سمندر پار کر کے آتا ہے تو اپنے معارف مغربی دین اور WESTERN CULTURE
ہی لیتا ہوا آتا ہے۔ جس میں خواتین جینز، اسکرٹ، ٹی شیرٹ اور اس
طرح کے کپڑے استعمال کرتی ہیں کہ جس سے شاید مرد کا سر بھی نہ چھپ سکے۔

ہم نے یہ کب کہا کہ شٹل کاک صفت ہے؟ یا یہ کہ اس کے بغیر کسی اور
دوسری چیز سے پردہ ہو ہی نہیں سکتا؟ ہاں! یہ البتہ ضرور ہے جس کہ مروج
FASHIONABLE برقعوں سے یہ لاکھ درجہ بہتر ہے کیونکہ اس میں جسم بھی
پوری طرح ڈھک جاتا ہے۔ اس کا ڈھیلپن بھی شریعت کے مطابق ہے۔
مروج برقعوں میں FASHION اور DESIGN کی وجہ سے پردہ کا اصل مقصد
خوت ہو جاتا ہے۔ سب میں نہیں، صرف فیشن والوں میں۔ یہ لوگ عوام و علماء
اور مذہب کی طرف سے بدظنی کرتے کیلئے اس طرح کے سوالات اٹھاتے ہیں کہ جس سے
محموم عوام اپنی لاعلمی کو سبب انہیں FAVOUR کرتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"اے نبی! آپ اپنی بیبیوں سے اور اپنی صاحبزادیوں
سے اور دیگر مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دیجئے (کہ
جب ضرورت پر گھروں سے باہر جانا پڑے تو اپنے (چہروں)
اور پردہ (جی) چلا دوں گا حق تعالیٰ تم کو (چہروں) قریب کر لیا
کریں۔ اس سے جلد پہچان لی جائے کہ یہ لڑکی تو ان کو
ایذا نہ دی جائیگی۔ (الاحزاب - 49)

اس آیت سے ایک چیز یہ بھی واضح ہو رہی ہے کہ پردہ کیلئے جلباب
استعمال کرنے کا حکم ہے۔ مری میں جلباب بڑی چلاؤ کو کہتے ہیں۔ شٹل کاک تو
اس جلباب کی ایک MODIFIED شکل ہے۔ کہ خواتین کو چادر منجھانے میں
تھوڑی دشواری ہوتی ہے جبکہ شٹل کاک یا دھڑے برقعوں میں وہ آرام سے
چل پھر سکتی ہیں۔ اب جبکہ یہ ثابت ہو چکا کہ یہ شریعت کے عین مطابق ہے تو پھر
جس ہم شٹل کاک کو غیر اسلامی کہیں کیوں نہیں۔ شاید وہی وجوہات ہیں جو جوہر کے
مشدد میں ذکر کی گئیں۔ ہاں! یقیناً وہی وجوہات ہیں۔ جب انسان دین
سے دور ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر سیاہ چہر لگا دیتے ہیں۔

سوال:- کیا طالبات اور خواتین تعلیم سے محروم رہنے پر
تیار ہیں؟

جواب:- عوام کو علماء کے خلاف کلمائے ادا احکامات الہیہ سے دو کلمہ کا ایک اور حربہ۔ سوال کو اس طرز سے تیار ہے کہ ہر شخص والا لاشعوری طور پر اتفاقاً ہی ہو جائے۔ مگر جو بار اس سوال کے اندلہلہ ہو شہد ہے اس کو جاننے کے بعد شاید اس سوال کی حقیقت کو ذہنوں کی دھندلکے۔ آئیں اس سوال کو جانچنے لیتے ہیں۔

ایک عام سادہ لوح مسلمان جس جانتا ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب میں سے علم حاصل کرنے پر جتنا زور اسلام نے دیا ہے اتنا کسی نے نہیں دیا۔ جتنی کے اسے فرض قرار دے دیا۔ حدیث میں آتا ہے کہ

”علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔“ (الحديث)

اس حدیث سے علم حاصل کرنے کی فریضیت واضح ہے، مہذوبات دونوں کیلئے اور اگر کوئی علم کی حصول کی فریضیت کی خلاف ورزی کرے تو اس حدیث کا مندر ہے۔ مگر اصل سمجھنے کی بات یہ ہے کہ وہ ”علم“ جو فرض ”یابگیا“ وہ کونسا علم ہے۔ کیا یہ کالج اور یونیورسٹی کا علم ہے جو فرض ”یابگیا“؟ کوئی عام آدمی جس میں بات کا جواب دے سکتا ہے کہ اگر ہم دنیاوی علوم میں بائبل ہی صفر اور کورہ ہوں تو بھی کیا جہنم کا اندھن بنیں گے؟ اس حدیث کو سمجھنے کیلئے ایک اور حدیث دیکھیں۔

من یرح الله به غیر الفقہ فی الدین
(فضل الباری شرح صحیح البخاری)
”جس سے اللہ بھلائی کا ارادہ کرے، میں تو اسے دین کی سبھی عطا فرما دیتا ہوں۔“

اس حدیث سے علم کی فریضیت والی حدیث کی تشریح ہوتی ہے کہ وہ علم، جس میں اللہ تعالیٰ نے ہلائی رکھی ہے وہ تو دین کا ہے، نہ دنیاوی علوم۔ دنیاوی علوم مناہین، ہرگز مناہین، مگر اس کو فرض علم پر قیاس کرنا درست نہیں۔ بلکہ حدیث کے معنی میں تشریف ہے۔ آج تک ہمارا جتنا اسلاف گزرا وہ علم کی فریضیت والی حدیث سے علوم دینیہ ہی مراد لیتے آئے ہیں تو کج آئسویں صدی میں ہم حدیث کے معنی کیسے بدل دیں؟

اور یہ بات عقل کے بھی خلاف ہے۔ قاریوں کے ذہن کا علم اسی ہے کہ فرض ”یابگیا“ کا ہمارے اندر تقویٰ پیدا ہو، عبادات کا فاضل آسکے، عبادات کے اصل طریقے معلوم ہو سکیں۔ ایک شخص نے حکم پڑھا، وہ سلطان کا، اب اسے اسلام کے تقاضوں کو یاد کرنے کیلئے لازمی بات ہے علم ہی کی ضرورت پڑے گی تا وہ اپنے علم کے مطابق عمل کر سکے۔ نمازیں کیسے پڑھے؟ کئی اوقات میں پڑھے؟ یہ ساری چیزیں علوم دینیہ ہیں اور اسی کے فرض ہیں کیونکہ ان کے حصول کے بغیر ہم اپنے فرائض میں کوتاہی کر بیٹھیں گے۔ جبکہ دوسری طرف ہم HYDROGEN BOMB بنائیں، چاند پر پہنچ جائیں، دنیا کی GEOGRAPHY پر عبور حاصل کر لیں، بڑے بڑے SPACE CRAFTS بنائیں وغیرہ، مگر دین کا ایک رکن جس نہ جاننے ہوں تو خود سوچنے کی بات ہے کہ یہ علوم فرض کیسے پہنچے؟ اگر یہ علوم فرض ہوتے تو صحابہ کرامؓ دینی علوم کو چھوڑ کر انہیں ترجیح دیتے کیونکہ دنیاوی علوم تو اس زمانے میں جس کو سیکھنا ہزاروں قبل مسیح سے ہیں۔ امام اعظمؒ کو اللہ نے اگر اتنی تعلیم دی کہ وہ لوگوں کا گرما پانی دیکھ کر پہچان جائیں کہ فلاں شخص کونسا گناہ کر کے آیا ہے تو وہ صرف دینی علوم سے حاصل شدہ تقویٰ کی بدولت۔ آخر ان سب کی زندگیوں میں علوم دینیہ کے حصول میں کیسیں؟

”یقیناً انبیاء دراپہم اور دینداروں کو ورثہ میں لائیں دیتے بلکہ وراثت میں علم فرماتے ہیں۔“ (فضل الباری شرح صحیح البخاری)

اس حدیث نے علم کو اور واضح کر دیا کہ وہ علم جو انبیاء سے ورثہ میں ملتا ہے تو خاص دینی علم ہے نہ کہ سائنس اور ٹکنالوجی کا۔ نہ ہی ان احادیث کی بیان کرنے سے یہ مفہود آتا ہے کہ کسی عام کا یہ مفہود ہوتا ہے کہ دنیاوی علوم میں گوارا پا جائے مگر آجکل جو لوگ علم اور علماء کو DEGRADE کرتے ہیں اور علوم دینیہ پر مقدم سمجھتے ہیں یہ چرالت اور بے دینی ہے۔ دنیاوی علوم جن فرد کی بنا کیونکہ اس کو اسلام کی ترقی کے لیے ہیں جن کو استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر اصل علم دین کا ہے جس کی بدولت

اللہ کے حکم کو چھوڑی۔ مطلب ہرگز یہ نہیں کہ ہر کوئی اسلامی جامد میں داخلہ لے لے کر نہ ایسا ہو گا جس میں اللہ تعالیٰ فرمائے کہ

یہ تو ہو نہیں سکتا کہ مسلمان سارے کے سارے (مکمل علم دین کیلئے) نکل پھڑے ہوں تو ایسا کیوں نہ ہو کہ ہرگز وہ میں سے ایک جماعت ایسی نکل پھڑی ہو جو دین میں تفقہ یعنی مہارت ناقہ حاصل کرے۔ (التوبہ: ۱۷۷)

یعنی علماء کا ہونا فرضی تعابیر مثلاً جیسا ہم پہلے کئی بار ذکر کر چکے ہیں کہ اسلام علوم دنیاوی سے ہرگز نہیں روکتا بلکہ اس کو بھی حاصل کرنے کیساتھ۔ چنانچہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

الحائصة ضالة المؤمن

مفلت (یعنی علم اور سائنس) مؤمن کی ضائع نگشتہ ہے۔

یعنی کہ دنیاوی علوم بھی حاصل کریں مگر حدیث میں عام کی تعلیمات سے کہ ستر (۷۰) کو بخشواؤ گا (یا ملے ہو گا) کیا کوئی ایسا ڈاکٹر پیدا ہو گا جس سے کسی دوسرے کو بخشواؤ گا۔ وہ ایسی ڈگریوں سے تو خود کو ہیں نہیں بچا سکتا مگر اپنے ایمان سے۔

یہاں علم پر اتنی بحث کرنا کہ عقیدہ اصل علم کو داعی کر دے کہ فرض علم کو سنا دے؟ مگر یہ تو فرض علم حاصل نہیں کر رہیں۔

یہ تو (حکمت) OPTIONAL ہے نہ؟ پھر آپ اختیار ہی چیز کے حصول کیلئے فرضیت کی تار کیوں بن رہیں؟ فرضیت شریعتی، فرضیت حیاتی، فرضیت پروری۔ یہ تو فیاضی اہل کبریا کیست کو فروغ مل رہا ہے!

آج کل کے کالج اور یونیورسٹیوں میں جہاں نظم و آئین لڑے اور لڑتے ہیں، انہیں مارنے پھرنے کی بجائے "علم" کی مخالفت نہ کی جلتی تو اوڑھ لیا گیا جائے۔ کیا اسلام میں EDUCATION کی کیا مثال ہے؟ ہرگز نہیں! یہ ایسا جملہ ہے کہ ناموس مرد اور خواتین ایک جگہ جم بیٹھ ہوں۔ یہ یقیناً وہ علم میں جس سے دین کا ذرہ برابر بھی فائدہ ہو۔ ہاں اگر ہم کسی اسلامی جامعہ کی طالبہ کو دیکھیں تو ہمیں وہ علم ہی سہی میں آجائے۔ خواتین کو تعلیم کے محروم کوئی نقصان پہنچتا ہے؟ ہم تو جس خواتین کو خواتین کی طرح تعلیم دینا چاہتے ہیں نہ کہ بے پردہ کر کے یونیورسٹی میں لے آئیں۔ اگر یہ لوگ خواتین کو اسی قسم کی تعلیم دوانا چاہتے ہیں تو ہم ہرگز ان کا ساتھ نہیں دے سکتے۔ لیکن سارے مذہب میں علم حاصل کرنے کا وہی رہا ہے خواہشی کا نہیں۔

آج تعلیمی اداروں میں بہت کم ہی ایسے ہیں جہاں فرائض ہو۔ بلکہ بہت سے لڑکے تو کچھ خاص DEPARTMENTS میں ایڈمیشن ہیں خواتین کی وجہ سے ایڈمیشن۔ آخر ہماری فیرٹ یہ کیسے گواہ کر سکتی ہے کہ ہم ایک اہل ماحول میں ایسی نہیں کو جیسے ہیں جہاں فریڈم ہے مگر بائبل ہے۔ ہاں اگر یہاں خواتین بائبل اور ہادہ میں تو اور بات ہے مگر ماحول کسی سے چھپا ہوا نہیں۔ پھر ان سے کہ بعد میں یہ تو جھپٹے ہیں کہ کیا آپ خواتین کو تعلیم سے محروم رکھنے کیلئے تیار ہیں؟ بے شک علم و حکمت کی اہمیت کے مگر ایمان سے بڑھ کر نہیں۔ ان سب کے برعکس یہ اہل طالبات، جو اسلامی جامعات کی ہیں یہ ان کی تحقیر کرتے ہیں اور فرسودہ اور کیا بنا رہے ہیں۔

یہ اللہ سے لعل بغاوت نہیں تو اور کیا ہے؟؟؟

سوال: کیا آپ نسل مکاب برفہ نہ پہننے والی خواتین پر تیزاب پھینکنے کے عمل کو جائز سمجھتے ہیں؟

جواب: افسوس کے ٹھکانے دہل و فریب کی انتہا پر۔ آدمی بات تو ویسے ہی جھوٹ کی مانند ہوتی ہے۔ یہ بھی تو بتائے کہ تیزاب کس نے پھینکا؟ اصل وہ کیا تھی؟ پھینکنے والے کو حق تھا یا نہیں؟ ساری

یہاں ہم نے صرف اتنا کہا کہ جس سے عوام کے حل کو ملنے کے خلاف کر دیا۔
اب حقیقت کا جائزہ لیجئے۔

یہ عمل افغانستان میں طالبانوں اقتدار کے دوران ایک آدھ بار پیش
ہوا تھا۔ کوئی مستقل قانون نہیں تھا۔ بلکہ صرف عوام کی تہذیب کے طور پر۔ اور
یہ کامیاب بھی رہا۔ طالبان ہمارے حکمرانوں کی طرح عیدت احمدیہ سمجھے جاتے
تھے۔ انہیں اہل بدعت کی نفرت و آبرو کا اندازہ تھا تھا جتنا کہ شریعت میں
معیّن ہے۔ اگر کوئی بدعت ہے پر وہ نیک تو کیا حاکم وقت کو اختیار نہیں کہ
اس کو بھی بغیر اس سزا کا وہ دے؟ حاکم وقت تو ملک کے قلع میں
کوئی ہی سزا دے سکتا ہے چاہے کسی موت کیوں نہ دینی پڑے!

صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں
شرعی کو چالیس گونڈے سزا دی تھی، ابو بکر صدیقؓ نے دور خلافت میں بھی یہی
دعویٰ کیا، مگر عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ سزا (۸۰) گونڈے کر دی
اور حضرت عثمانؓ نے زمانہ میں بھی اسے کیا۔ کیونکہ حاکم وقت تو سزا دینا
کا پورا اختیار ہے۔ اگر طالبان کے یہ پردہ عورتوں کی تنہی کیلئے کسی ایک کے
چہرے پر تیزاب ڈال دیا تو کیا گناہ کیا۔ کونسی شریعت حاکم کو اجازت نہیں دیتی؟
کیا وہ اللہ میں چوڑے ہاتھ کا تھا نہیں؟ رانی کیلئے گونڈے اور مسلمانوں میں؟
بغیر اس کیلئے گونڈے نہیں؟ قرآن کیلئے گونڈے نہیں؟ تو اگر ایک بے پردہ کو سخت
تعمیر دی، سزا دی گئی تو کیا غلط ہے؟

حضرت عمر فاروقؓ کو یہ پتہ تو کہ اگر جد کے گھر سے ایک بکری
نکال جائے تو اسے ماریا تو عمر زہد داہن تھا۔ تو کیا طالبان نے اس امر کو اپنی
زہد داری سے سمجھ کر پورا نہیں کیا؟ آج ہم نفس منافع والی عورتوں کو، ناچنے
والی عورتوں کو قہر نہیں کرتے بلکہ یہ سیاسی جماعتیں تو ان کی مکمل حمایت میں
مگر کسی اسلامی ریاست میں عورتوں کو شریعت کے مطابق سزا دی گئی تو
ان کے دل میں بہت محبت جگتی اٹھتی رہے۔

اور تیزاب پھینکنا تو ان کے ہاتھ کی وجہ سے نہیں پھینکا گیا تھا
بلکہ بے پردہ ہونے کی وجہ سے چھینکا گیا تھا۔ عوام حقیقت سے بے پردہ ہیں۔

ان کی چالاکوں میں آجائے ہیں کیونکہ یہ حقیقت کو پس پیڑہ رکھتے ہیں۔
آج دنیا کی من اسلامی مملکتوں میں شرعی قوانین نافذ ہیں وہاں مجرم کے ساتھ
سخت رویہ ہی رکھا جاتا ہے۔ کہ اللہ کسی کی جرم کرنے کی عفت ہی نہ ہو۔ سب
سردار و امثال سعودی عرب کی رہے۔ آئے دن قوانین کی نگرانی کے واقعات
ملنے رہتے ہیں۔ یہاں کہ تو ان کے خلاف ان کی ذمائیوں کیوں نہیں چلتی؟

غرض یہ عمل شریعت کی رو سے بالکل صحیح تھا احمدیوں کے فائدے
کیلئے تھا۔ اور اس کے مخالف جتنی سیاسی جماعتیں ہیں وہ صرف اپنی
سیاست چمکانے کیلئے ایسی سازشیں کرتے رہے ہیں۔

سوال ۱: کیا آپ کے خیال میں اسلام نے تشو بنانے کو حرام قرار
دیا ہے؟

جواب: ایک اور اسی مسئلہ ہے دین و فاسق ہے اسی قسم کے سوالات کی
توقع کی جاسکتی ہے۔ ہم تو ہر اس عمل کو حرام سمجھتے ہیں کہ جس پر رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے برا متباد اس کی تردید فرمائی۔ ایک اور بھی ہے یا
ہر اس عمل کو!!!

آخرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

"دس بیانیسی انسانیں عذرت کا حصہ ہیں
موتیں لکھو انا، ڈاڑھی بڑھانا....." (مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"مشرکین کی مخالفت کرو ڈاڑھیاں
غوب بڑھاؤ اور موتیں لکھو۔" (بخاری، مسلم)

"ڈاڑھیاں بڑھاؤ اور موتیں لکھو
کرو، اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے دوست

حضرت ابراہیمؑ اپنی ڈاڈھیاں بڑھاتے
اور مویچیں بھاگ دیتے تھے۔ (الجم الكبير للبرقي)

"شاہ ایران کسری بن ہرمز نے دو قاصد رسولؐ کے پاس (ناپاک اور
سکھپے) وہ آپؐ کے پاس پہنچے، ان دونوں ڈاڈھیاں منڈائی ہوئی
تھیں مویچیں بڑھائی ہوئی تھیں رسولؐ نے ان دونوں کی طرف دیکھا
ہی گوارا نہ فرمایا اور ارشاد فرمایا: تمہارا خاص ہو نہیں اس
(کلمہ) قاصد کس نے دیا ہے؟ وہ بولے ہمارے رب یعنی شاہ ایران نے۔ یہ
سن کر آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب نے تو مجھے
حکم دیا ہے کہ میں دارمھی بڑھاؤں اور مویچیں ٹھاؤں۔"

(الفاضل لابن القیثم البزازی والبیہاقی)

اس طرح کی بیسیوں احادیث ہیں اور یہ آخری قالو تو اپنے مقیم میں
بالکل جامع ہے۔ دارمھی ٹھکانا اللہ اور اس کے رسولؐ دونوں کی تفریق کرنا ہے۔
ایک ایسا عمل جسے اللہ کے نبیؐ ناجائز جانتے ہیں بلکہ ناسخؐ کی خبر دیں
اسے کوئی بد بخت ازلی نہیں جانتا کہ سنا ہے، مؤمن تو نہیں۔ یاد رہے جو
اللہ تعالیٰ نے اور نافرمان ہو، خود دارمھی منڈا لیں، اس سے اسی قسم
کے سوالات کی توقع کی جاسکتی ہے۔

دارمھی ٹھکانا قطعی حرام ہے چاہے ایک مشت سے ٹھوڑی کم ہو، وہ میں
حرام ہے۔ انا میری نماز میں بھی عزیمت تھا کہ کسی بیٹے دارمھی نہیں ٹھکانا، نہ
معماری نے، نہ ثناء بھی نہ بیچ نامیں منڈائی، تو ہر آج ہم کیسے اپنی صورتوں کو
منہ کر لیں۔ اور فطرت کے خلاف جائیں یوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد
نقل ہو چکا ہے کہ دارمھی فطرت کا مقتضی ہے۔ یہ صرف شیطان کی چال ہے
کہ جس نے ہمارے اعمال اور وضع و وضع کو تبدیل کر کے شیطان صفت میں
لا کھڑا کیا ہے اور دارمھی تو شعائر اللہ میں سے ہے اور شعائر اللہ کی

تعلیم پر مسلمات پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ عز و جہاں میں کہ
"ای ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی نشانیں کو
بے حرمتی نہ کرو۔" (البقرہ ۲۰)

"شعائر اللہ ان افعال و اعمال کو کہا جائے گا جو عرفاً
مصلحتاً ہی ہونے کی علامت ہے جیسے اعد محسوس
و مشاہد ہیں، جیسے نماز، اذان، حج... اور
سنت کے مطابق دارمھی وغیرہ۔" (معارف القرآن)

غرضیکہ ہر طرف سے یہ ثابت ہوا ہے کہ دارمھی ٹھکانا یا منہ بنانا ایک
گناہ کبیرہ ہے اور حرام عمل ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دارمھی منہ کو ناسخؐ
فرمایا۔ کیا کوئی دسی مشعوذ شخص اللہ اور اس کے رسولؐ کے خلاف احکامات کو
بانویں ہیں اللہ کا نبیؐ ہونا ایسا کھنڈ کر دینا؟ ہرگز نہیں! کسی مؤمن کی غیرت،
یہ غیرت کے خلاف عمل گوارا نہیں کریں، مگر جو منافق اور فاسق ہو۔
سوال ۱۰۔ کیا ایسے خیال میں غواہین کا ٹھکانا چلانا حرام ہے؟

جواب۔ غواہین کو اپنے *gawaz* میں لپیٹ کر ایک اور نہایت فحش
سما سوال۔ اس کا جواب میں جواب کی طرح ہے کہ جب اللہ کے واضح
احکامات ہو خود ہیں کہ غواہین اپنے گھروں میں شرار پڑھیں اور فحشوں میں
باہر آنے جانے کی ضرورت نہیں تو پھر ٹھکانا یا ٹھکانا گھر میں چلائی جاتی ہیں؟
ہر چیز صرف حرام یا حلال نہیں ہوتی، اور بعض درجات ہوتے ہیں۔
غواہین انگریزوں و قاصد کیلئے جب فحشوں میں گھر سے نکلنا ہی منع ہے تو
ٹھکانا کیلئے کسی ایک حکم کی ضرورت نہیں۔ سعودی عرب میں بھی تو
پابندی ہے۔ آخر وہاں کی عوام کیوں نہیں سکھ دے کہ وہ جسے حرمت ٹھکانا
چلائے ہر نہیں بلکہ بلا کسی عذر شرعی کے باہر آنے جائے پڑے۔

سوال :- کیا آپ ایسے گھروں کے ٹی وی، ریڈیو، دی سی آر، اور
ٹی بی ویکارڈز کو غیر اسلامی قرار دلو اگر قرآن پر بنیاد ہیں؟

جواب :- پہلے کہتے تھے :-

خوش دیرِ دھان میں رافعی دے شیطان بھی
مگر اب تو جس شیطان ہی رافعی دے جائے اللہ ہزار لعین دے اور ناراض
ہو، مگر شیطان کسی عورت، کسی آن، کسی تل ناراض نہیں ہونا چاہیے۔
اور یہی بھاری تباہ کاری اور DOWNFALL کی اصل وجہ ہے۔ اقبال نے
کیا خوب کہا ہے کہ :-

آج کل کو بتاتا ہوں نقدِ یرام کیا ہے
لشکرِ وشتاءِ اول، طاووس و ربابِ اختر

پہلے تو اتنا واپس سوال دیتے ہیں، پھر اس پر تعجب کی۔ سبحان اللہ! جو کام
ایسے نہ کر سکا وہ یہ AGENTS کر دیتے ہیں۔ ڈرانے سے بوجھتا جاتے کہ
یہ R. TV اور ٹی بی ویکارڈز کیا ہیں؟ آلاتِ فحشاء
و مضامیر کیا ہیں استعمال ہوتے؟ کیا انہیں میں اسلام ان سے چیلنا چاہیے
حضرت محمدؐ نے اس کے ذریعے اسلام چیلایا یا محمدؐ نے ان کے ذریعے تعلیم دی؟
ہاں مگر اللہ نے یہ فرد فرمایا ہے کہ

”اور بعض آدمی ایسا ہے جو ان باتوں کا خیر بردار
ہوتا ہے جو غافل کرے والی ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے
بے سمجھے بوجھ گھبر کرے، اور امن کا مزاق اڑائے۔
(اسے لوگوں کیلئے ذائقہ کا عذاب ہے۔) (نفا، ۶)

آدمی خود غافل کرے کہ ان آلات نے انسان کو عبادت سے غافل
کیا ہے یا عبادت کی ترغیب دی ہے۔ پہلے فاشی سٹیلوں کا CINEMA جاتے
تھے مگر اب تو یہ گھر گھر TV کی صورت میں رخنہ کر چکے ہیں۔ دن رات ان پر

ناج نجانے اور بے غیرت اور فحاشی خواتین نظر آتی ہیں۔ کیا یہ اسلامی ہے؟
بلکہ ایسا ہے والا تو ایسا ایمان کو داؤ پر لگا بیعت ہے کیونکہ یہ اسلام پر ایک
شلیق ہفت ہے۔

”کونسا گناہ ہے جو ان آلات میں ایسی بکلیہ تو گناہ کو مجموعہ ہیں۔
عھانا، تصویر، فاشی، بے پروگی، سب کچھ تو بچا ہے ان میں۔ (اور یہی وہ
چیزیں ہیں جن سے محمدؐ کو صحتِ نفرت تھی۔ ساؤتھ افریقہ سے نکلنے والے
آئیں رسالہ ISLAM AND TELEVISION میں صفحہ ۱۸۱۱ پر لکھا ہے کہ

“RESEARCH STUDIES ON THE EFFECT
AND INFLUENCE OF TV ON SOCIETY HAS
SHOWN THAT TELEVISION ENCOURAGES
NORMALLY PERFECT CHILDREN TO
IMITATE ---- ANTISOCIAL BEHAVIOUR THEY
SEE ON SCREEN.”

یعنی معاشرے کے بگاڑ کی اصل وجہ TV ہے کیونکہ جسے جو اس پر
خراجات اور بدقتیری دیکھتے ہیں وہ سب کچھ بھی دیکھتے ہیں۔ آئیں چیز جس
سے آپ کا معاشرہ، اور ایمان دونوں خطرے میں ہیں، غیرت ہے کہ آپ
ایسے اسلامی کہتے ہیں! رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

”گمانِ دل میں نفاق کو اٹھاتا ہے جیسا کہ جانی
حقیت کو اٹھاتا ہے۔“ (البوداد، بیقی)

غرض یہ آلات غیبتہ ہیں اور ہر قسم کا گناہ اپنے اندر رکھتے
ہوتے ہیں۔ اگر تمنا سنو تو ایسی محرمات جو ان TV پر گرام میں لا کر لگانا
کیوں نہیں لگاتے دیکھو۔ اس وقت تو نفرت کا جہانہ نکلتا ہے۔ مگر دو قسم
کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھتے ہیں۔ اسی سے ملک میں زنا اور فحاشی عام ہے۔

الغناء وقيمة الزنا (جلسہ ایلین)

"سچا نازنا کا منہ دے"

لوگو! پریشان کرنا موت سے پہلے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لو۔ یہ سیاسی تعلیمیں اپنے مفاد کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہیں۔ چاہے ایسے نگینہ سوالات ہی کیوں نہ کرنے پڑیں کہ جن کے ملے جوابات دے کر آدمی دائرہ اسلام کو سلام بھی کر سکتا ہے !!

سوال: کیا آپ اپنے گھروں کی تقریبات دیکھا کرتے
والے کیمروں اور وڈیو کیمروں کو غیر اسلامی سمجھتے ہیں؟

جواب: واہ! کس خوبصورتی سے عوام کی معصوم عقول سے کھیل رہے ہیں۔ گناہ پر زور دے دیتے ہیں اور اس کے فائدے بھی بتا دیتے ہیں کہ معافی! آپ تو اس سے اپنی تقریبات دیکھا کرتے ہیں، تاکہ انسان پر نفسانہ خواہش حاوی ہو جائے اور وہ سوال کا جواب نفی میں دے۔ مگر اے غیور مسلمانوں! اگر دل میں اللہ کا ڈر اور رسولؐ کی محبت ذبح ہو تو جواب دو یاں! یاں! یاں! یاں! ہم اسے غیر اسلامی سمجھتے ہیں اور انشاء اللہ اس معاشرے سے انہیں مٹا کر دم لیں گے۔

دعا خود تو کریں کہ اللہ کے یہ بے باقی ذرے کس پہ دے رہے ہیں! تقویر ساری پیر! استغفر اللہ! وہ چین جس پر اللہ کے نبی نے سخت ترین وعیدیں سنائی ہیں۔ احادیث میں ہر اذیت کے ساتھ مذکور ہے کہ جاننا کہ تقویر ملائکہ دقت سے دوری کا سبب ہے کیونکہ یہ سخت اور غیب کی چیز ہے جیسا کہ حدیث میں ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تدخل الملائكة بيتا فيه قلب ولا تقویر (بخاری)

ابن طاہر نے جب دقت کے فرشتے ہیں آئیں گے تو لعنت اور غیب کے فرشتہ آئیں گے جو ان "گناہ سوال" والے سوالیوں کے پاس آتے ہیں اور ان کے دل کا نور رفع کرتے گئے ہیں۔ آخر کسی کا دل معصوم پر رافعی کیسے ہوتا ہے؟ یہ تو فالس اللہ کی صفت ہے۔ علامہ شامیؒ کیسے

"اور یہ وہ ہے حرم تقویر کی ہمیشہ دہی
کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق کی نقالی
ہمیشہ کیلئے حرام ہے، پس تقویر جاندار
کی بنانا ناقصا ہے کبھی بھی جائز و حلال
ہیں ہو سکتا۔" (شامی)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اشد الناس عذابا عند الله المصرون (بخاری)
"اللہ تعالیٰ کے نزدیک عذاب سے زیادہ شدید عذاب
مصرون کو ہو گا۔"

غرض کہ لاتعداد احادیث ان مسائل پر ہیں جو ان کے حرام ہونے کی واضح دلیل ہیں۔ فتوت صرف سمجھنے کی ہے۔ آپ چیز جو مشروع سے شریعت میں حرام اور مذموم سمجھی جاتی رہی آج کیونکر جائز اور حلال ہو سکتی ہے؟ اللہ کے باغیوں.....! باز آ جاؤ!

سوال کیا آپ اپنے بچوں اور بچیوں کو جدید سائنسی علوم اور جدید تعلیم سے محروم رکھنے کے حق میں ہیں؟

جواب: اس کا جواب بھی وہی ہے کہ سوال کے جواب میں درج ہوا علم کی بیش ادہ حکمت کا فرق اہل علم کی فرقیات سب کے واضح کیا جائے۔ اگر تحقیق کی پابندی کرتے ہوئے دنیاوی علوم حاصل کریں تو کوئی برائی نہیں لیکن مروج طریقہ میں جو برائیاں ہیں بیان ہو چکی ہیں۔ اللہ سے کہتے اہل عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سوال کیا آپ اسلام آباد میں لال مسجد اور مسجد حفصہ پر دُعا اُپر دار کلاشکو فی عقیقہ کر کے عوام پر جیسے اپنی خود ساختہ کلاشکو فی شرعیٹ نافذ کرنے کے حق میں ہیں ؟

جواب :- اس مسئلہ کو اس "دجال زمانہ" نہ جان بوجھ کر پیچیدہ بنا کر پیش کیا ہے۔ سوال میں "تو سناؤ" کے الفاظ استعمال کرتے نہایت دجل و فریب سے عوام بنائے۔ ان کے اقدامات غور و سمجھ سے (لال مسجد اور مسجد خلدون) حقیقی دیگر علماء نے بھی فری برقعے کی دقت است کی ہے۔ مگر جب مومن ہمارے ہر ایک ایسے نو دنیا کی کوئی چیز اس "شعلہ زن" کو نہیں سمجھا سکتی۔ یہ فنون قسم کے ہفت چھاپہ والے عوام کو غلط سمجھ میں لے جا کر سوچنے پر مجبور کر رہے ہیں۔

آخر دُنْیا ابرار کسرت سے آیا مطلب؟ خلعت تو ہوتی
ہی دُنْیا ابرار پر اگر حکم وقت ہی سختی نہ کرے تو عوام کماؤ بیٹھ اتری

ہی ہو جاتا ہے جیسا کہ ہماری حکمت کر دے گا۔ آخر "خود ساختہ" شریعت کے الفاظ اس سوال کرنے پر کہنا یا چاہئے ہیں؟ کیا چوری، زنا، شراب، دھوکہ، فحاشی کے اذنی پر پابندی لگانا خود ساختہ شریعت ہے یا اللہ کی بنی ہوئی؟ کوئی مرد کو جواب دے!!!

کسی مسلمان میں جرات ہے تو کہے کہ اللہ کے احکامات کے خلاف ہیں یہ۔

یہاں یہ کہنا کہ ہماری عقلوں کو ہمیں درود اللہ اور خود ساختہ شریعت میں فرق ہی نہیں پتا! یہ ہماری بدامانیوں کا ہی نتیجہ ہے۔

کیا پالیمان نے پانچ ہزار (5000) فحاشی کے اڈے بنو کرانے کا
مطلبہ کرنا خود ساختہ شریعت ہے؟ ہرگز نہیں! حکومت کو تو فحش
بیونا چاہیے تھا کہ جو کام یہ سناؤ (ہا) سناؤ میں نہیں کر سکتے وہ یہ لوگ
لہموں میں کر رہے تھے۔ مگر کیا کہنے اس بلی ہوئی حکومت کا۔ اپنے غیر
مذہبی آقاؤں نے آگے سر تسلیم خم کئے ہوئے ہیں۔ کاش کہ ان کے دلوں میں
ذرا برابر ہی خوف خدا آجاتے تو آج معاملہ خراب نہ ہو۔

لال مسجد اور جامعہ تفتہ کے علمائے سنی، بھائی۔
 انہیں تو اللہ سے پوچھ جانے والے سوالات کا ڈیرہ کہ تم تو عالم لا!
 پھر کہیں اللہ کے باغیوں سے جہاد نہ کیا؟ کیوں برائی سے نہ روکا؟
 کیوں تمہارے ہوتے ہوئے ملک میں 5000 بدکاری اور فحاشی کے
 اڈے چلے رہے؟ کیا جس سے یہ سوال پوچھ جائیں پھر اس کی طرف
 سے کی جائے والی سختی، بھائی؟ مولانا عبد العزیز صاحب نے واقع
 درست کیا ہے کہ اللہ ہمیں 60 سالوں سے ناخوانوں میں دیکھ رہا ہے۔
 کیا کسی اسلامی ریاست میں شریعتی قوانین نافذ کرنے کیلئے 60 سال
 کا عرصہ کم ہو سکتا ہے؟ اور کتنی خلیفہ اس نظام کے اندر گزریں گی یہ کوئی
 نہیں جانتا۔ بس یہ سب جائز ہیں کہ اگر کوئی دین کے مفاد میں کام کرے
 تو اس کے سامنے کیا وہ سوالوں کا ایک فضول سا پمفلٹ لے آیا جاتا
 ہے اور یہ پمفلٹ چھاپنے والا مجاہدین کے خلاف جہاد کرتے ہیں۔

یا اللہ! اس ملک کے لوگوں کو اتنا شعور دے کہ اسلامی قوانین کی اصل روح کو سمجھ سکیں۔ انشاء اللہ انقلاب آنے والا بہت جلد آئے گا اور یہ بڑے، لال اور سفید قبضے والے نہیں بلکہ کالے اور سفید قبضے والے لادیں گے، جیسے افغانستان میں لائے گئے تھے۔ انشاء اللہ!!

سوال :- کیا آپ وفاقی شریعتی عدالت کی موجودگی میں ملاؤں کی خود ساختہ شریعتی عدالتوں کے قیام کو جائز سمجھتے ہیں؟

جواب :- آخری سوال میں اس مسئلہ نے اچھل چکا تھا کہ غبار نکال ہی ڈالا! کسی نثر سے اس نے ملاؤں کی "ملا" کہہ کر تحقیر کرنا چاہی ہے۔ علماء سے اسی نثر کے سبب آج اس کے چہرے پر فرخوں کو چھٹکا اور ہامان کی خوشی ٹپکتی ہے۔ اس ڈاڑھی منڈے، بے دین اور بد نیت سے ایسی ہیروئیں کی توقع کی جاسکتی ہے۔ دعووں پر طعن کرنا، فتنہ پرہیز کرنا، مذاق اڑانا، عیسوی اس کا شیوہ ہے۔ غیر! بات سوال کی بلکہ تو یہاں بھی "ملاؤں" کی شریعتی عدالت کو خود ساختہ کہنا ہے جائے۔ کیونکہ یہ خالص شریعتی احکامات کی روشنی میں قائم کی گئی ہے۔ اور اس کا ہر جھلکا شریعت کی رو کے مطابق ہے۔ وفاقی شریعتی عدالت نے اکثر فیصلہ حکومت کے من پسند ہونے ہیں اور لوگوں کو تسلی بھی نہیں دیتی۔ باقی تفصیلات پہلے سوال کے جواب میں ہیں۔

بینرز :- (BANNERS)

ریل سے قبل ایک اور کام یہ کیا کہ شہر بھر میں "اسلامی بینرز جگہ جگہ پر لگی کوچے میں لٹاؤں جن میں کلام اللہ کے دین کا انکار اور کفر سے بھائی چارگی بڑھانے کا دعوے کیے گئے۔

ہیں یہ طالعیان کے اسلام کو نامنظور کرنے ہیں کہیں علماء منگونی حکومت کو۔ ان کم فہم لوگوں کو طالعیان کے اسلام کا لکھنا ہے کہ صحیح علم ہی نہیں۔ طالعیان کا اسلام کو خالص قرآن و احادیث پر مبنی تھا۔ حدود اللہ کی پاسداری تھی۔ عقداویوں کو ان کا حق ملنا تھا۔ طالعیان! ایسا اسلام یہ کب قبول کرنے والا ہے۔ انہیں تو کھالوں کے پیسوں سے بخوریاں جو بھرتی ہوتی ہیں۔ بیواؤں کے نام پر زکوٰۃ کے آٹھے پیسے خود ہضم کر گئے اور ڈکاد تک پیسے لی۔ بس عموماً اور اگر عوام کا ایمان کمزور ہوا تو کل اس طرح کے BANNER بھی ہونگے خود وہ اللہ کے

اللہ - نامنظور قرآن - نامنظور - حدیث - نامنظور
خلد وقت راشدہ - نامنظور عہد رسالت - نامنظور

شیعت - منظور - قادیانیت - منظور
نیلوفر بختیار کی بے غیرتی - منظور

شیعت کی بھائی چارگی اور نیلوفر بختیار کی بے غیرتی تو یہ
ابھی بھی منظور کر چکے ہیں۔

پانے دے ان کی عقل! بھائی چارگی ہی کس سے بڑھانے ہیں؟
شیعت سے اگر جنہوں نے نہ ان کے صحابہ کو قبول کیا نہ ان کی ماں -
عائشہ کو۔

جو کچھ بھی ہو، اس میں ہی سب کچھ کرنا ہے اور عوام کو حق کی روشنی دکھانی ہے اور پاکستان میں انشاء اللہ ہر طرف شریعتی حکومت نافذ کرنی ہے۔ اور سب کی زبان پر "سائق" کے بجائے "اللہ اکبر" کا نعروں لانا ہے۔ اللہ علیک توینق دے
وما توینقی الا باللہ